بھی ترقی اس دور میں ناممکن ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک امریکہ وروس دونوں ایک دوسرے کے شدید ترین دشمن تھے۔ مگر اب انہیں اپنی اپنی ترقی کے لئے دشمنی کی نہیں دوستی کی ضرورت ہے اور وہ اس ضرورت کے لئے اپنی انا رتک کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے لئے کمربستہ ہیں۔ اسی طرح کیا ایشیائی ممالک آپسمیں اپنے فروعی اختلافات کو ختم یا نظرانداز کرکے ایک دوسرے کے ساتھ آپسی اقتصادی محاذ پر ہی تعاون کرکے اپنے اپنے عوام کو خوشحالی اور امن وسکون کی زندگی نہیں دے سکتے ہیں۔ ہمیں اس کی خوشی ہے کہ بھارت اور پاکستان کے سربراہوں جناب پی وی نرسمہا راؤ اور نواز شریف نے انگ سے ملاقات کرکے آپسی اختلافات کو ایک طرف کرکے خیرسگالی جذبہ کے ساتھ سارک ممالک کے تجارتی بازار کے قیام کی اہمیت و افادیت کو محسوس کیا ہے۔ اور یہ ایک اچھی بات ہے جس سے ایشیائی ممالک کے عوام کو راحت کا سانس لینا نصیب ہوا ہے۔

ہندوستان کی فرقہ پرست وفسطائی طاقتیں بھی کس مٹی کی بنی ہوئی ہیں کہ وہ اقلیتوں کو خوف وہراس اور دہشت میں مبتلا کرنے کے نئے نئے منصوبے و بہانے تلاش کرلیتی ہیں ابھی بابری مسجد ہی کی مسماری کے صدمہ وغم سے ملک کو نجات نہیں ملی ہے کہ اب بنگلہ دیشی گھس پیٹھیوں کو باہر نکالنے کی مہم چلانے کا بیڑہ اٹھایا ہے ان فرقہ پرست وفسطائی طاقتوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی کلکتہ کی میٹنگ میں کشمیر پر سخت رخ اور بنگلہ دیشی شرنارتھیوں کے سلسلے میں ہندوستانی عوام میں بیداری پیدا کرنے کی بات کہی ہے یہاں ایک ہندی روزنامہ کے الفاظ میں "یہ سمجھ میں آنا مشکل ہے کہ بنگلہ دیش سے جو ہندو آرہے ہیں وہ تو شرنارتھی ہیں اور جو مسلمان آرہے ہیں وہ گھس پیٹھیے۔ آخر بھاجپا ایسی باتیں کرکے اپنے کو ہندوستانی عوام کے سلسلے میں ایک ہندو پارٹی کے روپ میں پیش کرنا چاہتی ہے یا عوام الناس کے مسائل کو حل کرنے والی مختلف الخیال لوگوں کی جماعت۔ وہ ایک طرف تو خواب دیکھتی ہے دہلی کے تخت پر قبضہ کرنے کی مگر اس کی چال ڈھال سے لگتا ہے کہ وہ ملک میں اپنی کرتوتوں سے صرف انارکی ہی پھیلانا چاہتی ہے عوام اپنی اقتصادی حالت سے بے خبر رہ کر صرف اور صرف آپس میں